علی ہذا القیاس بنیری حالت کا مقروض پیش امام امامت کے قطعاً قابل نہیں۔ بالخصوص اس صورت میں جبکہ قرض نمود دریا اور نمائش کے لیے اٹھایا ہو۔ ایسے مسرف اور فضول خرچ شخص کو امام مقرر کرنا، شریعت کا مذاق اڑانے کے مترادف ہے

ولا تبذر تبذیرا ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین و کان الشیطان لربہ کفورا کے مطابق تو ایسی بری عادت ایک عامی مسلمان کو زیب نہیں دیتی چہ جائیکہ پیش امام ایسی خلاف شرع حرکت کا مرتکب ہو۔ اعاذنا اللہ منہ

ایسا شخص اگر امامت کروا رہا ہو تو اگر جماعتی انتشار کا خطرہ نہ ہو۔ اور بس بھی چلتا ہو تو اسے امامت سے فوراً سبکدوش کر دینا چاہیئے۔ ہاں اگر اتفاقاً ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھ لی جائے تو نماز ادا ہو جائے گی۔ امام بنانا بہرحال ناجائز ہے۔

جواب نمبر ۲۔ استادِ گرامی اپنی شاگرد لڑکی سے شرعی طریقہ کی پابندی کے ساتھ نکاح کرے تو شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں۔ اور ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے اگر لڑکی آغاز تعلیم کے وقت یا پھر دورانِ تعلیم بالغہ تھی اور امام مذکور بلا پردہ شرعی کے اس لڑکی کو تعلیم دیتا چلا آیا ہے۔ تو وہ نہ صرف کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوتا رہا ہے۔ بلکہ وہ اس طرح لوگوں کی نظروں میں بھی اچھا آدمی نہیں رہا۔ لہٰذا ایسے شخص کو تو اپنے طور پر ہی امامت سے الگ ہو جانا چاہیئے تھا۔

اور اگر اخلاقی حدود کو پھلانگنے سے آپ کی مراد یہ ہے کہ مذکور امام نے اس لڑکی کے ناتراشیدہ جذبات کو انگیخت کر کے یا پھر غیر شرعی طریقہ کے ساتھ اس سے نکاح کر لیا ہے، تو ایسا شخص اللہ تعالیٰ کی حدود کو بھی پھلانگ چکا ہے اور حدود اللہ کو پھلانگنے والا مسلمانوں کا امام ہرگز نہیں ہو سکتا، جتنی جلدی ممکن ہو، ایسے شخص کو امامت سے برطرف کر دیا جائے۔ ورنہ نمازوں کی روح مجروح ہوتی رہے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم، بالصواب۔

جواب سوال نمبر ۳:۔ یہ سوال نہ صرف مختصر ہے، بلکہ اپنے اسلوب میں گول مول بھی ہے۔ تاہم مختصر جواب ہے کہ امام مذکور پر لگایا گیا الزام اس مجلس میں اگر واقعی ثابت ہو رہا ہے اور امام مذکور اس الزام کی زد سے بچنے کے لیے اس مجلس سے